احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 27- اکتوبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 27- اکتوبر 1998ء 6 رجب 1419 ہجری- 27 اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 239

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر الٰہی کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دعا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی سیکھی جسے پڑھنا میں کبھی نہیں بھولتا دعا کا ترجمہ یہ ہے۔

اے اللہ مجھے ایسا بنادے کہ میں تیرا بہت زیادہ شکر کروں اور بہت زیادہ تجھے یاد کروں اور تیری نصائح کی پیروی کروں اور تیرے حکموں کی حفاظت اپنے عمل سے کروں۔

(جامع ترمذی- کتاب الدعوات)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود سے سوال کیا اطمینان قلب کیونکر حاصل ہو سکتا ہے؟

حضور نے فرمایا۔ قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شئے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ الابذکرالله تطمئن القلوب (الرعد:29) پس جہاں تک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان حاصل ہو گا۔ ہاں اس کے واسطے صبر اور محنت درکا ہے۔ اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ایک کسان کس طرح پر محنت کرتا ہے اور پھر کس صبر اور حوصلہ کے ساتھ باہر اپنا غلہ بکھیر آتا ہے۔ بظاہر دیکھنے والے یہی کہتے ہیں کہ اس نے دانے ضائع کر دیئے۔ لیکن ایک وقت آ جاتا ہے کہ وہ ان بکھرے ہوئے دانوں سے ایک خرمن جمع کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر حسن ظن رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ اسی طرح پر مومن جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک تعلق پیدا کرکے استقامت اور صبر کا نمونہ دکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس پر مہربانی کرتا ہے اور اسے وہ ذوق شوق اور معرفت عطا کرتا ہے۔ جس کا وہ طالب ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 239-240)

سو نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح افتاں خیزاں اس کی رضا کے دروازے تک اپنے تیئں پہنچاؤ۔ اور اگر یہ بھی نہیں تو مردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کی راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہیں اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو۔ اور ایسے تقویٰ کی راہ پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 516)

نماز جنازہ

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 2- اکتوبر 98ء کو بعد نماز عصر مندرجہ ذیل احباب کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم محمد اشرف صاحب ابن ڈاکٹر عبدالکریم صاحب (مرحوم) سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان جو لندن میں مورخہ 1998-10-1 کو رحلت فرما گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نماز جنازہ غائب: 1- حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود- محمود آباد سندھ۔

2- مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب شیخوپورہ (والد ندیم پاشا صاحب ہنسلو)

3- مکرم چوہدری علیم الدین صاحب امیر ضلع اسلام آباد۔

4- مکرم ثاقب داؤد صاحب ابن مکرم داؤد احمد کاہلوں صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی۔

موصوف ہمبرگ ڈیوٹی کرنے کے لئے گھر سے جا رہے تھے کہ کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خطبہ 6 بجے ہو گا

لندن کے اوقات تبدیل ہونے کی وجہ سے آئندہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ایم ٹی اے پر جمعہ کے روز شام چھ بجے ٹیلی کاسٹ ہوا کرے گا۔ احباب کرام نوٹ فرمالیں۔

انسانیت کا بقا ذکر اللہ میں ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

انسانیت کے بقا اور استحکام کے لئے ذکر اللہ غذا ہے اور نہایت ضروری۔ روٹی سے انسانیت زندہ نہیں رہتی۔ چاولوں اور ترکاریوں سے حیوانیت کا بقاء ہے۔ انسانیت کا بقاء خدا کے ذکر میں ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا قول ہے کہ انسان روٹی سے نہیں خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان گوشت کھاتا ہے تو اس کی حیوانیت زندہ رہتی ہے۔ اگر وہ ذکر اللہ نہیں کرتا تو وہ حیوان ہو گا۔ انسان نہ ہو گا۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ الذین امنوا وتطمئن قلوبھم بذکرالله الابذکرالله تطمئن القلوب۔ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کو اطمینان ہوتا ہے۔ ان میں زندگی انسانی ہوتی ہے اور ان کی انسانیت یا روحانیت کے بقاء کے لئے ذکر اللہ کی روٹی ہوتی ہے۔ انسانیت اسی کی زندہ ہے جو اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ ذکر اللہ سے کیا ہوتا ہے؟ فرمایا خبردار ہو کر سن لو۔ قلوب کا اطمینان ذکر اللہ سے ہوتا ہے۔ جو مومن ہیں اور جن کے قلوب اللہ کے ذکر سے زندہ ہیں۔ ان کے لئے فرمایا۔ طوبیٰ لھم کوئی عقلمند بھلا مردے کے لئے کچھ کرتا ہے۔ سب زندوں کے لئے ہی کیا کرتے ہیں۔ پس چونکہ وہ زندہ ہیں۔ ان کے لئے بشارت ہو۔ وہ زندہ ہیں اور زندہ کئے گئے ہیں۔ وحسن ماب ان کے لئے اعلیٰ مقام ہے جس کی طرف جائیں گے۔ جو روحانی مردے ہیں ان کو دفن کر دیا جاتا ہے۔ اور جو روحانی زندہ ہیں ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دیتا ہے۔

(خطبات محمود جلد ہشتم ص 83-82)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ - حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

ریکارڈ شدہ 19- ستمبر 1998ء
نشر 21- ستمبر 1998ء

فرمایا
تبرک سے شروع کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی دعا کے معجزات، حضرت شیخ عطاء اللہ صاحب کی روایت ہے کہتے ہیں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آج میں راولپنڈی جا رہا ہوں کیونکہ رخصت ختم ہو گئی ہے دعا کریں صحت خراب ہے۔ حضور نے دعا کی اور فرمایا آپ نمازوں میں نہایت عاجزی اور انکساری دل سوزی سے دعا کیا کریں اور خط وغیرہ قادیان تحریر کرتے رہا کریں اور جلدی جلدی آیا کریں۔ اور بدپرہیزی چھوڑ دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:- کافی شرطیں لگائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اچھے ہو بھی جاتے تو لوگوں نے کہنا تھا اب بدپرہیزی چھوڑی ہے یہ ہو گیا وہ ہو گیا۔
کہتے ہیں۔

میں جب راولپنڈی واپس گیا تو رات ساڑھے بارہ بجے کے قریب ایک رؤیا غیر زبان میں اس عاجز کو ہوئی۔ سمجھ نہیں آئی زبان کی۔ پھر میں اٹھ گیا بہت دعا کی کہ اے اللہ جس زبان میں الہام کیا ہے تو نے اس کی زبان تو سمجھا۔ رات کو اڑھائی بجے کے قریب زبان پر جاری ہوا۔ Healthy' Healthy 'Healthy صحت مند' صحت مند' صحت مند' کئی بار کی آواز نے مجھے بیدار کر دیا۔ صحت ہو گئی' بیس برس ہو گئے ہیں کبھی سر درد نہیں ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کو دعا کا اعجاز کہتے ہیں اگر بدپرہیزیاں چھوڑتے لمبا عرصہ علاج کراتے۔ دعائیں کرتے تو یہ معاملہ مشکوک ہو سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ پھر کبھی سر درد تک نہیں ہوا۔

فرمایا ایک مشہور مردان کا خاندان ہے۔ جو علاقے کے بڑے معزز لوگ تھے۔ ان میں سے ایک حضرت خانزادہ امیر اللہ خان بھی ہوا کرتے تھے۔ ان کی بیوی احمدی نہیں ہوتی تھی۔ اور زبان کی ذرا تیز تھیں۔ کہتے ہیں میں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ بیوی سے تنگ ہوں ناراض ہوں' حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں دعا کروں گا تم بھی دعا کرو خفا نہ ہونا' اللہ تعالیٰ اصلاح کر دے گا۔ کہتے ہیں مجھے یاد نہیں اس سال یا اس سے دوسرے سال میری بیوی نے دل کی تسلی سے بیعت کی تہجد گزار ہے۔ اور اب ہم بہت محبت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-
دعا کو معمولی نہ سمجھیں بہت برکت والی چیز ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک چھوٹے سے بچے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ بھی دعا سے پیدا ہوا ہے۔ کافی مشکلات تھیں جب میں سفر پہ تھا مجھے اطلاع ملی کہ بڑی خطرے کی بات ہے میں نے دعا کی اور میں نے تسلی دلائی کہ اب بالکل فکر نہ کرو میں نے دیکھ لیا ہے یہ ٹھیک ہو گا۔ بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گیا۔ حضور نے بچے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

تم بڑے ہو گے تو پتہ چلے گا اس بات کا' ابھی نہیں۔

لطائف

پھر حضور نے کچھ لطائف سنائے۔
ایک شخص نے طوطا پالا ہوا تھا اس نے اپنے نوکر کو کہا کہ میں چوری بنا کے جا رہا ہوں تم طوطے کو کھلا دینا۔ جب وہ واپس آیا دیکھا تو نوکر بلی کو چوری کھلا رہا تھا۔ اس نے کہا میں نے تمہیں طوطے کو چوری کھلانے کا کہا تھا تم بلی کو کھلا رہے ہو۔ نوکر نے جواب دیا طوطا اس کے پیٹ میں ہے بلی کھا گئی ہے۔

ایک ملاح سے کسی نے پوچھا کہ تمہارے ابا کہاں فوت ہوئے تھے اس نے کہا سمندر میں اس نے کہا تمہارے دادا ملاح نے جواب دیا وہ بھی سمندر میں' پھر اس نے کہا تمہارے پردادا وہ بھی سمندر میں ملاح نے جواب دیا۔

اس نے کہا سمندر تو پھر بڑی خطرناک جگہ ہے اس کو چھوڑ دو اس میں جانا ہی بند کر دو۔ ملاح نے کہا تمہارے ابا کہاں فوت ہوئے تھے اس نے کہا خشکی پہ۔ پھر دادا اور پردادا کا پوچھا اس کو یہی جواب ملا کہ خشکی پہ فوت ہوئے ہیں۔ ملاح نے کہا پھر تم خشکی چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔

ایک بچے کی دادی اماں گھر آئیں۔ تو بچے نے دادی اماں سے پوچھا آپ ایکٹرس ہیں؟
دادی نے کہا کیا کہہ رہے ہو میں کہاں سے ایکٹرس ہو گئی بچے نے کہا امی کہہ رہی تھیں کہ تمہاری دادی جان آئیں گی۔ روز ڈرامہ ہوا کرے گا۔

آب آب کرنا

آب آب کرنا۔ شرمندہ کرنا۔
غالب کہتا ہے کہ۔

تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے

فرمایا اس میں غالب کی خاص خوبی کیا ہے؟

آنکھ کے پانی کو بھی آب کہتے ہیں اور تلوار کی تیزی کو بھی آب کہتے ہیں۔ غم سے تمہاری آنکھوں میں جو آب آگئی ہے وہ میرے دل کو چیر رہی ہے۔ کہتا ہے تیری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے۔

کوئی دکھائے تو سہی ایسی آب

صاحبزادی امتہ الباسط بیگم صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ کے استفسار پر ایک محاورہ "آبدیدہ ہونا" بتایا اسی حوالے سے حضور نے گفتگو آگے بڑھاتے ہوئے یہ شعر پڑھا اور مختصر تشریح فرمائی۔

دل میں اک ہوک اٹھی آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانئے کیا یاد آیا

پتہ نہیں کون سی چیز پرانے زمانے کی یاد آگئی اس کو تو پتہ تھا مگر یہ ایک بیان کرنے کا طریقہ ہے۔ کیا جانئے کا مطلب ہے کتنی غم والی بات ہو گی۔
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانئے کیا یاد آیا

آبیاری۔ فرمایا
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
اس کا مطلب ہے آبیاری کرنا

نوٹ۔ مذکورہ بالا اردو کلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غالب کا جو مصرع ارشاد فرمایا ہے اس کا پورا شعر یوں ہے۔

کرے ہے قتل لگاوٹ میں تیرا رو دینا
تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے

ایم ٹی اے کے پروگرام نئے اوقات

مورخہ 24- اکتوبر اور 25- اکتوبر 1998ء کی درمیانی شب سے لندن کا وقت تبدیل ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ایم ٹی اے کے جملہ پروگراموں کے پاکستانی اوقات ایک گھنٹہ آگے ہو جائیں گے۔ آئندہ اہم پروگراموں کے اوقات مندرجہ ذیل ہیں۔

جمعہ
خطبہ جمعہ - رات 6-00
فرنچ دوستوں سے ملاقات - رات 7-40
خطبہ جمعہ دوبارہ - رات 9-45

ہفتہ
خطبہ جمعہ دوبارہ - صبح 7-00
چلڈرن کلاس انگریزی - رات 8-00

اتوار
خطبہ جمعہ - دن 12-00
سوال و جواب - دن 1-00
ملاقات انگریزی بولنے والوں سے۔
رات 8-00

سوموار
ہومیوپیتھی کلاس - رات 8-00

منگل
ترجمۃ القرآن کلاس - رات 8-00

بدھ
ترجمۃ القرآن کلاس - رات 8-00

جمعرات
ہومیوپیتھی کلاس - رات 8-00

مختلف زبانیں سکھانے کے پروگرام

ہفتہ - ڈینش زبان - شام 5-30
اتوار - چینی زبان - شام 5-30
سوموار ناروییجن زبان - شام 5-30
منگل - فرانسیسی زبان - شام 5-30
بدھ - جرمن زبان - شام 5-30
جمعرات - عربی زبان - شام 5-30

پاکستان کی مختلف زبانوں میں پروگرام

جمعہ - پشتو پروگرام - دن 11-45
ہفتہ - سرائیکی پروگرام - دن 12-00
منگل - پشتو پروگرام - دن 12-00
جمعرات - سندھی پروگرام - دن 12-00

☆ اردو کلاس از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع روزانہ 8-00 بجے صبح اور 3-00 بجے دوپہر۔
☆ "لقاء مع العرب" روزانہ 9-00 بجے رات
☆ ہر بدھ کو دن 12-15 بجے سواحیلی پروگرام پیش کیا جاتا ہے۔
☆ "کمپیوٹر سب کے لئے" کمپیوٹر سے متعارف کروانے کا سلسلہ پیشکش مرزا غلام قادر احمد' منصور احمد ناصر ہر جمعہ کو دن کے چار بجے اور ہر ہفتے کو دن کے نو بجے۔
☆ "ہماری کائنات" پیشکش سید طاہر احمد صاحب ہر منگل کی رات 2-30 بجے اور بدھ کو دن کے 1-00 بجے۔

پروگراموں کا شیڈول روزانہ دن کو 11-00 بجے اور پھر 5-00 بجے اور رات کو 11-00 بجے اور صبح 5-00 بجے بتایا جائے گا۔

الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے

نماز اور اس کی برکات کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ارشادات

عبادت میں لذت اور سرور ہے

دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا۔ اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو...... اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو اس بات کو ہم اپنے روز مرہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں۔ تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ کیا اس ذائقہ مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں۔ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات۔ حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا؟ کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے۔ پھر کیا کوئی دلیل اور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو جوڑا پیدا کیا اور مرد کو رغبت دی ہے۔ اب اس میں زبردستی نہیں کی۔ بلکہ ایک لذت بھی دکھلائی ہے۔ اگر محض توالد و تناسل ہی مقصود بالذات ہوتا تو مطلب پورا نہ ہو سکتا۔ عورت اور مرد کی برہنگی کی حالت میں ان کی غیرت قبول نہ کرتی کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔ مگر اس میں ان کے لئے ایک حظ ہے اور ایک لذت ہے۔ یہ حظ اور لذت اس درجہ تک پہنچتی ہے کہ بعض کوتاہ اندیش انسان اولاد کی بھی پرواہ اور خیال نہیں کرتے بلکہ ان کو صرف حظ ہی سے کام اور غرض ہے۔ خدا تعالیٰ کی علت غائی بندوں کا پیدا کرنا تھا اور اس سبب کے لئے ایک تعلق عورت مرد میں قائم کیا اور ضمناً اس میں ایک حظ رکھ دیا جو اکثر نادانوں کے لئے مقصود بالذات ہو گیا ہے۔ اسی طرح سے خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں۔ اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔ جیسے عورت اور مرد کے باہمی تعلقات میں ایک لذت ہے اور اس سے وہی بہرہ مند ہو سکتا ہے جو مرد اپنے قویٰ صحیحہ رکھتا ہے۔ ایک نامرد اور مخنث وہ حظ نہیں پا سکتا اور جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے۔ اسی طرح پر ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کمبخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پا سکتا۔

حقیقی جوڑا

عورت اور مرد کا جوڑ تو باطل اور عارضی جوڑا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ حقیقی ابدی اور لذت مجسم جو جوڑ ہے۔ وہ انسان اور خدا تعالیٰ کا ہے۔ مجھے سخت اضطراب ہوتا اور کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے کہ ایک دن اگر کسی کو روٹی یا کھانے کا مزا نہ آئے تو طبیب کے پاس جاتا اور کیسی کیسی منتیں اور خوشامدیں کرتا ہے۔ روپیہ خرچ کرتا، دکھ اٹھاتا ہے کہ وہ مزا حاصل ہو۔ وہ نامرد جو اپنی بیوی سے لذت حاصل نہیں کر سکتا۔ بعض اوقات گھبرا گھبرا کر خودکشی کے ارادے تک پہنچ جاتا ہے اور اکثر موتیں اس قسم کی ہو جاتی ہیں۔ مگر آہ وہ مریض دل، وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا۔ جس کو عبادت میں لذت نہیں آتی۔ اس کی جان کیوں غم سے نڈھال نہیں ہو جاتی۔ دنیا اور اس کی خوشیوں کے لئے کیا کچھ کرتا ہے۔ مگر ابدی اور حقیقی راحتوں کی وہ پیاس اور تڑپ نہیں پاتا۔ کس قدر بے نصیب ہے۔ کیسا ہی محروم ہے۔ عارضی اور فانی لذتوں کے علاج تلاش کرتا ہے اور پا لیتا ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مستقل اور ابدی لذت کے علاج نہ ہوں۔ ہیں اور ضرور ہیں۔ مگر تلاش حق میں مستقل اور پویہ قدم درکار ہیں۔

قرآن کریم میں ایک موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے صالحین کی مثال عورتوں سے دی ہے۔ اس میں بھی سرّ اور بھید ہے...... عورتوں سے مثال دینے میں دراصل ایک لطیف راز کا اظہار ہے۔ یعنی جس طرح عورت اور مرد کا باہم تعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح پر عبودیت اور ربوبیت کا رشتہ ہے۔ اگر عورت اور مرد کی باہم موافقت ہو اور ایک دوسرے پر فریفتہ ہوں تو وہ جوڑا ایک مبارک اور مفید ہوتا ہے ورنہ نظام خانگی بگڑ جاتا ہے۔ اور مقصود بالذات حاصل نہیں ہوتا ہے۔ مرد اور جگہ خراب ہوتا ہے۔ صدہا قسم کی بیماریاں لے آتا ہے۔ آتشک سے مجذوم ہو کر دنیا میں ہی محروم ہو جاتا ہے اور اگر اولاد ہو بھی جاوے تو کئی پشت تک یہ سلسلہ برابر چلا جاتا ہے اور ادھر عورت بے حیائی کرتی پھرتی ہے اور عزت و آبرو کو ڈبو کر بھی سچی راحت حاصل نہیں کر سکتے غرض اس جوڑے سے الگ ہو کر کس قدر بدنتائج اور فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح پر انسان روحانی جوڑے سے الگ ہو کر مجذوم اور مخذول ہو جاتا ہے۔ دنیاوی جوڑے سے زیادہ رنج اور مصائب کا نشانہ بنتا ہے۔ جیسا کہ عورت اور مرد کے جوڑے سے ایک قسم کی بقاء کے لئے حظ ہے۔ اسی طرح پر عبودیت و ربوبیت کے جوڑے میں ایک ابدی بقاء کے لئے حظ موجود ہے صوفی کہتے ہیں۔ جس کو یہ حظ نصیب ہو جاوے۔ وہ دنیا و مافیہا کے تمام حظوظ سے بڑھ کر ترجیح رکھتا ہے۔ اگر ساری عمر میں ایک بار بھی اس کو معلوم ہو جاوے تو اس میں ہی فنا ہو جاوے، لیکن مشکل تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے اس راز کو نہیں سمجھا اور ان کی نمازیں صرف ٹکریں ہیں اور اوپرے دل کے ساتھ ایک قسم کی قبض اور تنگی سے صرف نشست و برخاست کے طور پر ہوتی ہیں مجھے اور بھی افسوس ہوتا ہے۔ جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ صرف اس لئے نمازیں پڑھتے ہیں کہ وہ دنیا میں معتبر اور قابل عزت سمجھے جاویں اور پھر اس نماز سے یہ بات ان کو حاصل ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ نمازی اور پرہیزگار کہلاتے ہیں پھر ان کو کیوں یہ کھا جانے والا غم نہیں لگتا کہ جب جھوٹ موٹ اور بیدل کی نماز سے ان کو یہ مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے۔ تو کیوں ایک سچے عابد بننے سے ان کو عزت نہ ملے گی۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 159 تا 162)

نماز میں لذت نہ آنے کی وجہ اور اس کا علاج

میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور ست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا۔ اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلاء ہوتے ہیں (نماز کی طرف بلانے والا آواز) دے دیتا ہے پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے۔ گویا ان کے دل دکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو (اللہ کے گھروں) کے نیچے ہیں۔ مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھاوے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے اور اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت بہ اعتبار اس کے مجسم ہو کر سامنے آ جاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خواب راحت چھوڑ کر کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے۔ وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے۔ پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا۔ تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آ جاتا ہے دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے۔ یہاں تک کہ اس کو سرور آ جاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے۔ جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسے سرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذت حاصل ہو تو میں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی۔

نماز کا مغز دعا ہے

پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے...... نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کو اور لذت کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے۔ یہ جو فرمایا ہے...... نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے۔ یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا۔ الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا۔ باوجودیکہ معنے وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دور کرتی ہے۔ جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور رکھتی ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 162 تا 164)

لذت کے لئے دکھ اٹھانا ضروری ہے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو نمازوں میں لذت نہیں آتی مگر وہ نہیں جانتے کہ لذت اپنے اختیار میں نہیں ہے اور لذت کا معیار بھی الگ ہے ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص اشد درجہ کی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے مگر وہ اس تکلیف کو بھی لذت ہی سمجھ لیتا ہے...... غرض ساری لذت اور راحت دکھ کے بعد آتی ہے...... اگر کسی راحت سے پہلے تکلیف نہیں۔ تو وہ راحت راحت ہی نہیں رہتی۔ اسی طرح پر جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو عبادت میں لذت نہیں آتی۔ ان کو پہلے اپنی جگہ سوچ لینا ضروری ہے کہ وہ عبادت کے لئے کس قدر دکھ اور تکالیف اٹھاتے ہیں۔ جس قدر دکھ اور تکالیف انسان اٹھائے گا۔ وہی تبدیل صورت کے بعد لذت ہو جاتا ہے۔ میری مراد ان دکھوں سے نہیں کہ انسان اپنے آپ کو بیجا مشقتوں میں ڈالے مالا یطاق تکالیف اٹھانے کا دعویٰ کرے...... عبادت کے لئے دکھ اٹھانے سے ہمیشہ یہ مراد ہوتی ہے کہ انسان ان کاموں سے رکے جو عبادت کی لذت کو دور کرنے والے ہیں اور ان سے رکتے ہیں اولاً" ایسی ضرور تکلیف محسوس ہو گی اور خدا تعالیٰ کی نارضامندیوں سے پرہیز کرے۔ مثلاً ایک چور ہے۔ اس کو ضروری ہے کہ وہ چوری چھوڑے۔ بدکار ہے۔ تو بدکاری اور بدنظری کو چھوڑے...... اسی طرح نشوں کا عادی ہے تو ان سے پرہیز کرے۔ اب جب وہ اپنی محبوب اشیاء کو ترک کرے گا تو ضرور ہے کہ اول اول سخت تکلیف اٹھاوے مگر رفتہ رفتہ اگر استقلال سے وہ اس پر قائم رہے گا تو دیکھ لے گا کہ ان بدیوں کے چھوڑنے میں جو تکلیف اس کو محسوس ہوتی ہے وہ تکلیف اب ایک لذت کا رنگ اختیار کرتی جاتی ہے۔ کیونکہ ان بدیوں کے بالمقابل نیکیاں آتی جائیں گی اور ان کے نیک نتائج جو سکھ دینے والے ہیں وہ بھی ساتھ ہی آئیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہر قول و فعل میں جب خدا تعالیٰ ہی کی رضا کو مقدم کرے گا اور اس کی ہر حرکت اور سکون اللہ ہی کے امر کے نیچے ہو گی۔ تو صاف اور بین طور پر وہ دیکھے گا کہ پورے اطمینان اور سکینت کا مزا لے رہا ہے...... اسی مقام پر اللہ تعالیٰ کی ولایت میں آتا ہے اور ظلمات سے نکل کر نور کی طرف آجاتا ہے۔ یاد رکھو کہ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے اپنی محبوب چیزوں کو خدا کی نظر میں مکروہ اور اس کے منشاء کے مخالف ہوتی ہیں۔ چھوڑ کر اپنے آپ کو تکالیف میں ڈالتا ہے۔ تو ایسی تکالیف اٹھانے والے جسم کا اثر روح پر بھی پڑتا ہے اور وہ بھی اس سے متاثر ہو کر ساتھ ہی ساتھ اپنی تبدیلی میں لگتی ہے یہاں تک کہ کامل نیازمندی کے ساتھ آستانہ الوہیت پر بے اختیار ہو کر گر پڑتی ہے یہ طریق ہے عبادت میں لذت حاصل کرنے کا۔

تم نے دیکھا ہو گا کہ بہت سے لوگ ہیں جو اپنی عبادت میں لذت کا یہ طریق سمجھتے ہیں کہ کچھ گیت گا لئے یا باجے بجائے اور یہی اس کی عبادت ہو گی۔ اس سے دھوکا مت کھاؤ۔ یہ باتیں نفس کی لذت کا باعث ہوں تو ہوں، مگر روح کے لئے ان میں لذت کی کوئی چیز نہیں۔ ان سے روح میں فروتنی اور انکساری کے جوہر پیدا نہیں ہوتے اور عبادت کا اصل منشاء گم ہو جاتا ہے۔ طوائف کی محفلوں میں بھی ایک آدمی ایسا مزا حاصل کرتا ہے تو کیا وہ عبادت کی لذت سمجھی جاتی ہے یہ باریک بات ہے۔ جس کو دوسری قومیں سمجھ ہی نہیں سکتی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے عبادت کی اصل غرض اور غایت کو سمجھا ہی نہیں۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 422 تا 424)

نماز میں حضور حاصل کرنے کی دعا

مولوی نظیر حسین صاحب سخا دہلوی نے حضرت اقدس مسیح موعود سے نماز میں حصول حضور اور توجہ کا طریق تحریراً دریافت کیا۔ اس پر حضرت اقدس نے تحریر فرمایا:-

طریق یہی ہے کہ نماز میں اپنے لئے دعا کرتے رہیں اور سرسری اور بے خیال نماز پر خوش نہ ہوں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ توجہ سے نماز ادا کریں اور اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں کہ:-

"اے خدائے تعالیٰ قادر و ذوالجلال میں گنہگار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو حضور نماز میں میسر آوے۔"

اور یہ دعا صرف قیام پر موقوف نہیں بلکہ رکوع میں اور سجدہ میں اور التحیات کے بعد بھی یہی دعا کریں اور اپنی زبان میں کریں اور اس دعا کے کرنے میں ماندہ نہ ہوں اور تھک نہ جاویں۔ بلکہ پورے صبر اور پورے استقامت سے اس دعا کو پنج وقت کی نمازوں میں اور نیز تہجد کی نماز میں کرتے رہیں اور بہت بہت خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہئیں۔ کیونکہ گناہ کے باعث دل سخت ہو جاتا ہے۔ ایسا کرو گے تو ایک وقت یہ مراد حاصل ہو جاوے گی، مگر چاہئے کہ

باقی صفحہ 7 پر

وارث احمد صاحب

حضرت عمارؓ بن یاسر

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا گھرانہ بہشتی گھرانہ تھا کیونکہ صادق و مصدوق آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

صبراً آل یاسر موعدکم الجنہ

آل یاسر صبر کرو۔ میں تم سے جنت کا وعدہ کرتا ہوں

سلسلہ نسب

حضرت عمارؓ کے والد کا نام یاسر۔ دادا کا نام عامر تھا۔ کنیت ان کی ابوالیقظان تھی۔ والدہ کا نام سمیہ تھا۔ یہ پہلی صحابیہ ہیں جو راہ خدا میں شہید کی گئیں۔ یہ سب کے سب یعنی والدہ۔ والد اور حضرت عمار ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے ان کے والد یاسر کے مکہ آنے کا سبب یہ ہوا کہ ان کا ایک بھائی مفقود الخبر تھا۔ یہ اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کی معیت میں ان کی تلاش میں مکہ آئے۔ حارث اور مالک تو یمن چلے گئے۔ یاسر مکہ میں ہی ٹھہر گئے۔ ابو حذیفہ سے ان کا معاہدہ ہو گیا چنانچہ ان کی لونڈی سمیہ سے انہوں نے شادی کر لی جس سے عمار پیدا ہوئے ابو حذیفہ نے عمارؓ کو آزاد کر دیا تو یہ مخزوم کے آزاد کردہ غلام کی نسبت سے مشہور ہوئے یاسر عرفی قبیلہ سے تھے۔

قبول اسلام

حضرت عمارؓ جب مسلمان ہوئے تو ان کی عمر انتالیس برس تھی آپؓ ان دنوں اسلام لائے جب آنحضرت ﷺ دار ارقم میں مقیم تھے حضرت صہیبؓ بن سنان نے بھی عمارؓ کے ساتھ اسلام قبول کیا صہیبؓ دار ارقم کے باہر ہی عمارؓ کو مل گئے عمارؓ نے صہبؓ سے پوچھا اور صہیبؓ نے عمارؓ سے کہ کدھر آئے ہو ہر ایک نے یہی کہا کہ آنحضرت ﷺ کو ملنے اور آپؐ کے ارشادات کو سننے آیا ہوں عمارؓ ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔

مصائب اور تکالیف

حضرت عمارؓ کے متعلق اسماء الرجال کی کتب میں لکھا ہے۔

وعذب فی اللہ عذاباً شدیداً۔

(اسد الغابہ الجزء الرابع ص 44)

کہ خدا کی راہ میں انہیں سخت تکالیف پہنچائی گئیں۔

یاسرؓ کی والدہ سمیہؓ پر بنو مخزوم اسلام کی وجہ سے بہت تشدد کرتے تھے لیکن وہ اسلام پر قائم رہیں۔ ظالموں نے تشدد کرکے سمیہؓ کی جان لے لی۔ مکہ کی وادی بطحاء میں شدید گرمی میں سنگ ریزوں پر لٹا کر انہیں زدوکوب کیا جاتا۔ حضورؐ پاس سے گذرتے۔ انہیں مبتلائے آلام دیکھا تو فرمایا۔ آل یاسر صبر کرو۔ میں تم سے جنت کا وعدہ کرتا ہوں۔

ایک روایت میں ہے۔ ان کی تکالیف کو دیکھ کر حضورؐ کے آنسو بہہ رہے تھے۔ آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا۔ عمارؓ کیا بات ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ حضور دھوپ میں کھڑا کر کے تکلیف دیتے ہیں۔ پھر پانی میں ڈبکیاں دیتے ہیں۔

عمارؓ نے مدینہ ہجرت کی۔ بدر۔ احد۔ خندق اور بیعت رضوان میں بھی شامل ہوئے۔ جنگ یمامہ میں شامل تھے۔ بدر میں شدید زخمی ہوئے۔ جنگ یمامہ میں ان کا کان کٹ گیا لیکن یہ لٹکتے ہوئے کان سے ہی لڑتے رہے۔

(الاستیعاب جلد نمبر 2 ص 435)

آنحضرتؐ کا عمارؓ کے ساتھ طرز عمل

خالد بن ولیدؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار دوران گفتگو میں نے عمارؓ سے سخت کلامی کی۔ عمارؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر میری شکایت کی آپؐ نے فرمایا۔ جس نے عمارؓ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی مول لی اور جس نے عمارؓ سے بغض کیا اس نے خدا سے بغض کیا۔

(اسد الغابہ جلد نمبر 4)

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار عمارؓ آئے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے باریابی کی اجازت چاہی آپؐ نے فرمایا۔

خوش آمدید آؤ پاکیزہ انسان آؤ۔

مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے صحابہ جب وقار عمل کر رہے تھے تو عام آدمی ایک ایک پتھر لا رہا تھا حضرت عمارؓ اپنے جذبہ اور شوق کی وجہ سے دو دو لا رہے تھے۔ جسم پر مٹی پڑی تھی بدن پسینہ سے شرابور تھا۔ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اپنے دست مبارک سے جسد عمارؓ سے مٹی جھاڑنے لگ گئے اور زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہوا۔

ہائے عمار! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ چنانچہ حضرت علیؓ اور امیر معاویہ کی کشمکش میں یہ معاویہ کے لشکریوں کے ہاتھوں قتل ہوئے اس طرح صادق و مصدوق کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ سر سے لے کر پاؤں تک عمارؓ ایمان سے بھرا ہوا ہے (استیعاب) جنگ حنین میں شہادت پائی۔

آئس لینڈک

Icelandic جمہوریہ آئس لینڈ کی سرکاری زبان ہے یہ ایک Northern Germanic زبان ہے جو قدیم نورس (Norse) زبان سے نکلی ہے جو Vikings کے ذریعے 9ویں صدی عیسوی میں آئس لینڈ میں داخل ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم فضل احمد شاہد صاحب

مامور زمانہ کی ایک نہایت ضروری نصیحت

ہم بہت ہی خوش بخت ہیں کہ ہم نے وہ زمانہ پایا جس کے انتظار میں بہت بڑے بڑے لوگ اس جہاں کو چھوڑ گئے۔ اور صرف زمانہ نہیں پایا بلکہ اس زمانہ کے مامور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے کی توفیق ملی۔ مامور زمانہ نے زمانہ کی ہدایت کے لئے ایک یادگار لٹریچر چھوڑا۔ جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک آپ کی لکھی ہوئی بابرکت کتب دوسرا آپ کے وہ فرمان جنہیں آپ نے مختلف مواقع پر۔ اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا۔ ان کا مجموعہ ملفوظات کے نام سے موسوم ہے ہر دو قسم کے لٹریچر میں بے انتہا برکات ہیں۔ ایک ایک فقرہ دل میں گڑ جاتا ہے اور حیرت انگیز تبدیلیوں کا موجب ہوتا ہے۔ ایک دن میں نے ملفوظات جلد 4 کو کھولا تو ایک ضروری نصیحت میرے دل کو بہت لگی۔ میں نے اسے نوٹ کیا۔ اس پر عمل شروع کر دیا اور میں نے ضروری سمجھا کہ یہ بات تمام دوستوں تک بذریعہ الفضل جانی چاہئے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"انسان کو چاہئے کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے" (ملفوظات جلد 4 ص 504)

اس فقرہ پر غور کریں تو درج ذیل امور سامنے آتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنا چاہئے

حضور کے صحابہؓ کی زندگی کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

یہ کام کبھی کبھار نہیں بلکہ ہر روز کرنا چاہئے اور اپنے روزمرہ پروگرام کا اسے حصہ بنانا چاہئے۔

اس فقرہ کے سرفہرست انسان کا لفظ ہے۔ اس میں یہ پیغام ہے کہ ہر فرد کے لئے یہ بات مفید ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں۔

یہ نصیحت کیوں کی گئی؟ اس لئے کہ ناصح نے خود آنحضرت ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا اور سب کچھ اسی کی اتباع کے نتیجہ میں پایا۔

مطالعہ کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ انسان بغور مطالعہ کرے چنانچہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

"جب انسان آنحضرت ﷺ کی زندگی کو غور سے مطالعہ کرتا ہے تو اسے بہت کچھ پتہ ملتا ہے" (ملفوظات جلد 2 ص 388)

یہ فقرہ بتاتا ہے کہ صاحب تجربہ شخص اپنے تجربہ کو بیان کر رہا ہے ایک بات ملفوظات جلد 4 کے فقرہ سے یہ بھی واضح ہے کہ "ہر روز مطالعہ کرتا رہے" بعض اوقات چند دن' چند ماہ کی ہر روزہ باقاعدگی کے بعد تسلسل ٹوٹ سکتا ہے مگر "مطالعہ کرتا رہے" میں اس بات پر زور ہے کہ ساری زندگی کے سارے ایام میں آپ یہ کام کرتے رہیں۔ ایک اور بات ملفوظات جلد 4 کے فقرہ سے یہ نکلتی ہے کہ آپ نے حضورؐ کے ساتھ آپ کے صحابہؓ کا ذکر فرمایا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ آپ صاحب بصیرت ہو کر جانتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی قوت قدسیہ دیکھنی ہو تو صحابہ کو دیکھو۔ ایسی عظیم الشان تبدیلی ان میں پیدا ہوئی کہ "خدا ان سے راضی ہو گیا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے"

وہ آسمان کے روشن ستارے بن گئے۔ وہ آنحضرت ﷺ کے عشق میں کھوئے گئے اور آپ کی عکسی تصویریں بن گئے۔

اس نصیحت کو سننے کے بعد قارئین کے دل میں طبعاً یہ سوال پیدا ہو گا کہ ہم کون کون سی کتابیں حاصل کریں؟ کتابیں کہاں سے حاصل کریں۔ اس سلسلہ میں چند مفید مشورے پیش خدمت ہیں

محمد عربی ﷺ کی سیرت خود خدا نے قرآن میں بیان فرمائی۔ اور یہ کتاب ہر گھر میں یقیناً موجود ہے۔ یہ کتاب جہاں خدا تعالیٰ کا عظیم احسان ہے وہاں یہ کتاب حضور اکرم ﷺ کا عظیم احسان ہے کیونکہ آپؐ ہی یہ کتاب خدا سے لائے۔ اس کتاب کو کھول کر پڑھئے۔ جگہ جگہ خدا تعالیٰ نے کتنے حسین انداز میں اس عظیم رسول کی زندگی کا تذکرہ فرمایا ہے۔

جن کو توفیق ملے وہ بخاری مسلم ترمذی دیگر کتب احادیث' سیرت کی قدیم کتب کا مطالعہ کریں اور تراجم سے استفادہ کریں۔

سیرت کے موضوع پر جماعت کی طرف سے اور دیگر لوگوں کی طرف سے متعدد کتب لکھی گئی ہیں۔ ان کے نام میں اس لئے نہیں لکھتا شاید وہ آپ کو ملیں یا نہیں اس لئے جو بھی میسر آئے مطالعہ کیجئے۔

جماعتی رسائل' اخبارات' حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء کے لٹریچر میں جگہ جگہ سیرت کے تذکرے آپ پائیں گے۔

اگر کوئی احمدی مندرجہ بالا اشیاء سے بھی محروم ہے تو آپ کے گھر میں بچوں کی اسلامیات کی کتب ہوں گی۔ وہاں سے ہی مطالعہ کیجئے۔

اگر آپ مرکز سلسلہ میں ہیں تو مرکز سے۔ اور مرکزی لائبریری سے سیرت کی کتب کا مطالعہ کریں۔

اگر آپ مرکز سے دور ہوں تو آپ کے قریبی مرکز میں بھی لائبریری ہو سکتی ہے مگر سب سے ضروری اور بہتر یہی بات ہے کہ سیرت کے موضوع پر کتب جہاں سے بھی ملیں۔ انہیں خریدیں۔ گھر میں رکھیں اور مطالعہ کریں۔

اس وقت دنیا گمراہی اور ضلالت میں ڈوبی ہوئی ہے اور انسانوں کو شیطان بے شمار طریقوں سے گمراہ کر رہا ہے اور بدیاں دن بہ دن ترقی کر رہی ہیں اس لئے اس امر کی بہت زیادہ اور شدت کے ساتھ ضرورت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی اور آپ کے صحابہ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆

مکرمہ بشریٰ طارق صاحبہ

بھوک اور انسانی جسم

بھوک ایک ایسی اندرونی طلب کا نام ہے جس کی بدولت انسان کی طبیعت کسی چیز کے کھانے کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔ خوراک کی قسم انسانی بھوک اور طبیعت کے تابع ہوتی ہے یہ ایک ایسا خودکار نظام ہے جو جسم کی خوراک اور توانائی کی ضروریات کے لئے ضروری ہے۔

عموماً جب ہمیں بھوک محسوس ہوتی ہے تو اس کا یہی تاثر لیا جاتا ہے کہ بھوک ہمیشہ معدے ہی میں محسوس ہوتی ہے۔ بھوک محسوس ہونے کے لئے معدے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ایک تجربے کے تحت کہا جاتا ہے کہ اگر کسی کے معدے کو مکمل طور پر نکال دیا جائے پھر بھی وہ شخص بھوک محسوس کرے گا کیونکہ بھوک کو محسوس کرنے کا تعلق دماغ سے ہے۔ یہ دماغ ہی ہے جو کہ پیغامات (Signals) جسم اور خاص طور پر نظام ہضم کو دے کر بھوک کا احساس دلاتا ہے۔ معدے کا کام صرف خوراک کو ہضم کے قابل بنانا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھوک کی پہلی علامت یہ ہے کہ انسان کچھ بے چینی محسوس کرتا ہے اور اس کے بعد اسے کسی حد تک تھوڑی بہت پریشانی (Tention) محسوس ہوتی ہے اور آخر میں انسان کو اپنے معدے اور دیگر اعضاء کے ذریعے بھوک کا احساس ہوتا ہے۔ اور اس تمام عمل کا نتیجہ دماغ کے پیغامات (Signals) ہیں جو کہ وہ معدے کو دیتا ہے۔

ہضم شدہ غذا نظام انہضام سے خون میں داخل ہو جاتی ہے اور یہی خون گردش کرتا ہوا دماغ تک پہنچتا ہے اگر خون میں غذا کے اجزاء مثلاً گلوکوز امائینو ایسڈز اور چکنائیاں وغیرہ کم ہوں تو دماغ اس کی کمی کو دور کرنے کے لئے بھوک کا احساس دلاتا ہے۔ اور اگر یہ زیادہ مقدار میں موجود ہوں تو دماغ بھوک کے احساس کم کو کر دیتا ہے۔

بھوک لگنے کی ایک وجہ موسم بھی ہے یعنی موسم کے لحاظ سے انسان کم یا زیادہ بھوک محسوس کرتا ہے۔ گرمیوں میں بھی انسان کو بھوک کم محسوس ہوتی ہے اور کھانے کی مقدار (quantity) میں کمی آجاتی ہے جبکہ سردیوں میں بھوک زیادہ محسوس ہوتی ہے یا خوراک کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے چونکہ سردیوں میں انسان کے جسم کو جو درجہ حرارت درکار ہوتا ہے وہ موسم کے اثر کے باعث کم ہو جاتا ہے لہٰذا جسم کو گرم اور متحرک رکھنے کی خاطر جسم کو زیادہ خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔

بیماری وغیرہ میں بھی بھوک کم محسوس ہوتی ہے حالانکہ اس وقت جسم کو طاقت اور توانائی بحال کرنے کے لئے زیادہ مقدار میں یا بہترین خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ بعض لوگ محض عادتاً زیادہ یا بار بار کھاتے ہیں۔ اور ان کا جسم اس طریقہ کار (Schedule) کا عادی ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد کچھ نہ کچھ کھاتے رہتے ہیں اور اسی وجہ سے محض عادت پڑ جانے کی وجہ سے بار بار بھوک محسوس کرتے ہیں۔

عموماً اگر پیٹ میں گڑ گڑ (Gugling Sound) محسوس کی جاتی ہے تو یہی تاثر لیا جاتا ہے کہ ایسا بھوک کی وجہ سے ہوتا ہے مگر اس کا تعلق بھوک سے نہیں ہے بلکہ بعض اوقات نظام ہضم میں گیس کے موجود ہونے کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے بعض لوگ وزن کم کرنے کی خاطر بھی کم کھاتے ہیں یا صبح کا ناشتہ اور رات کا کھانا کم کر دیتے ہیں۔ جبکہ ایک تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اگر دن میں پانچ مرتبہ کھانا کھایا جائے جبکہ اس کی مقدار کم ہو اور اس کے مقابلے میں تین مرتبہ زیادہ مقدار میں کھانا زیادہ نقصان دہ ہے۔ کیونکہ کم کھانا اتنا نقصان دہ یا موٹاپے کا باعث نہیں ہے چاہے وہ دن میں چار یا پانچ مرتبہ ہی کیوں نہ ہو جبکہ اس کے مقابلے میں دن میں تین مرتبہ ڈٹ کر کھانا زیادہ وزن بڑھاتا ہے اور موٹاپے کا باعث بنتا ہے۔

خوراک کا ذائقہ محسوس کرنے کے لئے زبان اہم کردار ادا کرتی ہے۔ زبان منہ کا ایک اہم حصہ ہے جو کہ نہ صرف خوراک کے ذائقے کو محسوس کرنے کا اہم ذریعہ ہے بلکہ گرم یا سرد کھانے کو بھی محسوس کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ خوراک کو چباتے وقت منہ میں دانتوں کے درمیان اسے حرکت دینے کا کام بھی کرتی ہے اور خوراک کو ایک Ball کی شکل دے دیتی ہے تاکہ اس کو نگلنے (Swallow) میں آسانی ہو۔ ایک صحت مند زبان کا رنگ گلابی مائل سفید ہوتا ہے۔ اور اس کے اوپر میوکس (Mucuos) کی ایک موٹی تہہ ہوتی ہے۔ لعاب دہن (Saliva) سے تر خوراک ہی کو چکھا جا سکتا ہے اگر ہمارا منہ بالکل خشک ہو تو ہمیں ذائقے کا بالکل بھی پتہ نہیں چلے گا۔ خوراک کے ذائقے کو محسوس کرنے کے لئے زبان پر چھوٹے چھوٹے سے ابھار ہوتے ہیں۔ جنہیں بڈز (Buds) یا ریسپٹر Receptor خلئے کہتے ہیں۔ یہ خلئے اس کا پیغام دماغ تک پہنچاتے ہیں جو کہ ذائقے کے علاوہ درجہ حرارت (Temprature) بناوٹ اور درد کو محسوس کر سکتے ہیں۔ زبان پر چار قسم کے ذائقے محسوس کرنے کے خلئے موجود ہوتے ہیں جو کہ میٹھا (Sweet) نمکین (Salty) کھٹا (Sour) اور کڑوا (Bitter) ذائقہ محسوس کر سکتے ہیں۔

ایک عام آدمی کا معدہ عموماً 1.2 لیٹر خوراک اپنے اندر رکھ سکتا ہے۔ یا ایک وقت میں معدے میں 1.2 لیٹر خوراک پوری آسکتی ہے۔ بہت زیادہ کھانے پینے سے معدہ اس کو باہر الٹ دیتا ہے۔ جسے قے آنا کہتے ہیں (Vomit out) اس کے علاوہ قے کی وجہ خراب کھانا' بیماری اور جذباتی پریشانی بھی ہو سکتی ہے۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی منظر

سید ظہور احمد شاہ صاحب

کسووو کی حالت زار اور مغربی ممالک کی منافقت

ایک محتاط اندازے کے مطابق پچھلے ماہ میں سرب فوجوں کی یوگوسلاویہ کے صوبہ کسووو کے باشندوں کے خلاف جنگی کارروائی کے نتیجہ میں لاکھوں البانین نژاد کسووو باشندے اپنے گھربار چھوڑ کر جنگلوں اور پہاڑوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور موسم سرما سے بچاؤ کے لئے ان کے پاس کسی قسم کا کوئی انتظام نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مدد دینے والی ایجنسی یا کوئی حکومت ان لوگوں کی مدد کو آنے کے لئے تیار ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان لوگوں کی موسم سرما کے ہاتھوں تباہی یقینی امر ہے۔ حد یہ ہے کہ سربیا کی فوج ان کے لئے کسی قسم کی خوراک کی امداد بھی پہنچانے کی اجازت نہیں دے رہی۔

اتنی بڑی تباہی صرف ایک دن میں وقوع پذیر نہیں ہوئی بلکہ یہ ہولناک ڈرامہ چھ ماہ سے مسلسل رچایا جا رہا ہے جبکہ اس دوران امریکہ اور یورپی ممالک کی تنظیم نیٹو کے صلاح مشورے ہی ختم نہیں ہو رہے۔ وہ سربیا کو آئے روز گیدڑ بھبکیاں دیتے رہتے ہیں اور سربیا کا صدر مائلو سیوک ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی کارروائیاں مسلسل جاری رکھے ہوئے اور کسووو کی تباہی کو مکمل کرنے کی سکیم کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانا چاہتا ہے۔

اسی سال جون میں امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے کہا تھا کہ وہ بوسنیا کی طرز کی انسانی تباہی اور نسلی صفائی کسووو میں ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے نیٹو کے ساتھ مل کر اس معاملے میں منصوبہ بندی کا عمل تیز کر دیا ہے۔

اس وقت سے لے کر اب تک امریکہ کے سیٹلائٹ کیمرے کسووو میں ہونے والے ہر ظلم کی تصویر کھینچ کر وائٹ ہاؤس بھجوا رہے ہیں۔ اور اسی دوران مائلو سیوک کی فوجوں نے کسووو کے البانین نژاد باشندوں کے بیس ہزار گھر جلا کر راکھ کر دیئے ہیں۔ اور ان میں رہنے والے چار لاکھ لوگوں کو جو کہ صوبہ کسووو کی کل آبادی کا پانچواں حصہ ہیں جنگلوں اور پہاڑوں میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہ لوگ جن میں بچے، بوڑھے، عورتیں اور بیمار سبھی شامل ہیں موسم سرما کی شدت کو برداشت نہ کرتے ہوئے بھوک، پیاس، ٹائفس، ہیضہ اور ٹی۔بی جیسی بیماریوں کا اور جلد ہی موت کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اور ان گھمبیر مسائل کے حل کے لئے امریکہ اور نیٹو کے مشورے جاری ہیں اور شائد جب تک کسووو اس کے اصل باشندوں سے خالی نہیں کرالیا جاتا یہ مشورے جاری ہی رہیں گے۔

سرب فوجوں کا طریقہ واردات بالکل سیدھا سادا ہے۔ سرب فوجی پہلے دن نہتے لوگوں کے کسی گاؤں کی طرف کچھ گولے پھینکتے ہیں۔ جن سے بچنے کے لئے لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ جانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ دوسرے دن فوجی ٹینکوں کے ساتھ اس گاؤں کا محاصرہ کر لیتے ہیں اور سب مل کر اس گاؤں کو لوٹنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ دوسرا سارا دن اس لوٹ مار کے لئے وقف ہوتا ہے۔ اور تیسرے دن اس گاؤں کے سارے گھروں کو آگ لگا دی جاتی ہے تمام جانوروں مثلاً گائے، بیل وغیرہ کو بھی ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ فصلوں کو بھی آگ لگا دی جاتی ہے تاکہ اگر کبھی اس گاؤں کے باشندے واپس آ بھی جائیں تو ان کے لئے زندگی کا عمل جاری رکھنے کی کوئی صورت باقی نہ رہے اور وہ بغیر کسی مزید فوجی کارروائی کے تباہ و برباد ہو جائیں۔

کسووو میں یہ خوفناک کارروائی جاری ہے اور امریکہ کی سیکرٹری آف سٹیٹ البرائٹ کا کہنا ہے کہ ہم اس صورت حال کو پرے کھڑے ہو کر دیکھتے رہنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور سرب حکومت کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ بوسنیا والا کھیل یہاں بھی آزادی سے جاری رکھے۔ اور اس کے نتائج سے اس دفعہ بھی بچی رہے۔

امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک سابق افسر جان فاکس جو کہ اس وقت کسووو میں امدادی کارروائی کا کام کر رہے ہیں نے کہا ہے کہ بوسنیا میں کم از کم ہم مظلوم لوگوں کی مدد تو آزادانہ کر سکتے تھے۔ اگرچہ وہاں بھی پالیسی عام طور پر کوئی ایسی اچھی نہ تھی لیکن بہرحال صورت حال کسووو سے بہتر تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ لاکھوں لوگ بھوک پیاس بیماری اور سردی کی شدت سے جنگلوں میں مارے مارے پھر رہے ہوں اور موت کا خطرہ ہر وقت ان کے سروں پر منڈلاتا ہے اور عالمی برادری اس صورت حال کو بدلنے کے لئے کچھ نہ کر سکے۔

جون ہی میں امریکہ کے ڈیفنس سیکرٹری ولیم کوہن نے کہا تھا کہ معصوم لوگوں کو بموں اور شیلوں سے مارنے کے سیکنڈل کو ختم کرنا انتہائی ضروری ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم سیاسی اور اقتصادی محاذوں پر اپنا کام جاری رکھیں گے لیکن فوجی محاذ پر شائد ایسا کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔

جون میں یورپی تنظیم نیٹو نے البانیہ میں فوجی مشقوں کی کارروائی کا ڈول ڈالا۔ تاکہ مائیلو سیوک کو یقین دلایا جاسکے کہ نیٹو کے ممالک مزید کسی قسم کی بدتمیزی کو برداشت نہیں کریں گے۔ اور اسی خوش فہمی میں ان مشقوں کے ایک ہفتہ بعد امریکہ کی سیکرٹری آف سٹیٹ مسز البرائٹ نے اپنا ایک خاص نمائندہ مائیلو سیوک کے پاس ایک پیغام دینے کے لئے بھیجا۔ وہ پیغام یہ تھا کہ اب سربیا کی تشدد کی پالیسی اور دہشت گردی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔

لیکن جب جولائی میں سربیا کے صدر مائیلو سیوک نے کسووو میں اپنی کارروائیاں مزید تیز کر دیں تو ایک امریکی نمائندے نے کہا کہ ہر قوم کو اپنے ملک کی سڑکوں اور شاہراہوں کی حفاظت کرنے کا حق حاصل ہے۔ اور پھر دھمکیوں سے

درخواستوں تک نوبت آگئی کہ امدادی کارکنوں کو اپنی امدادی کارروائیاں جاری رکھنے کی اجازت دی جائے۔

نیٹو کی سیکرٹری جنرل جاویئر سولانا (Javier Solana) نے کہا کہ سربیا کے صدر مائیلوسیوک قابل برداشت کردار کی حدوں کو پار کر چکے ہیں۔

پانچ ماہ قبل کی بات ہے کہ نیٹو کے ممالک نے یوگوسلاویہ پر پابندی لگائی کہ اس کی جہاز ران کمپنی Jat کے جہاز نیٹو کے کسی ملک میں نہیں اتر سکتے۔ یہ پہلی پابندی تھی جو نیٹو کی طرف سے یوگوسلاویہ پر لگائی گئی تھی۔ لیکن پھر اسے

انگریزی سے ترجمہ

توانائی حاصل کرنے کے غیر روائتی ذرائع

انگریزی روزنامہ ڈان کے 5۔ اگست 98ء کے شمارہ میں بشیر۔ اے سید آف ہوسٹن یو۔ ایس۔ اے نے ایک خط میں انرجی حاصل کرنے کے لئے غیر روایتی طریقوں کی طرف توجہ دلائی ہے جن سے پاکستان کے بہت سے گھمبیر مسائل کا حل آسان ہو سکتا ہے۔ ذیل میں اس خط کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

ہر روز شمسی توانائی کی جو مقدار زمین پر پڑتی ہے اس کی مقدار اس قدر ہوتی ہے جسے اس کرہ ارض کے 7ء5 ارب انسان 27 سالوں تک خرچ کر سکتے ہیں۔ اس طرح سے حاصل ہونے والی توانائی سے 27'000 میگاواٹ بجلی روزانہ پاکستان میں حاصل کی جا سکتی ہے غازی بروتھا پراجیکٹ جب مکمل ہو جائے گا تو اس سے 1400 MW بجلی حاصل کی جاسکے گی اور اس پراجیکٹ پر 1ء2 بلین امریکی ڈالر خرچ ہوں گے۔ کالاباغ اور بھاشا ہائیڈروالیکٹرک سکیموں پر 12ء6 بلین ڈالر خرچ کا اندازہ ہے۔ لیکن یہ سکیمیں اس لئے التوا میں پڑی ہوئی ہیں کہ ان پر سیاسی ماحولیاتی اور بعض دیگر وجوہات کی بناء پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔

لیکن پاکستان میں ابھی تک جو دوسرے بجلی پیدا کرنے کے ذرائع موجود ہیں ان میں دریاؤں اور نہروں میں بہنے والے پانی بھی قابل غور ہیں صنعتی ممالک نے پانی میں ڈوبے ہوئے ٹربائن دریاؤں یا نہروں میں بہنے والے پانی کی متحرک توانائی (Kinetic Energy) حاصل کرنے کے لئے بنا لئے ہیں تاکہ اس توانائی کو بجلی کی صورت میں تبدیل کیا جا سکے۔ ہمارے ملک میں بہنے والے دریاؤں اور نہروں کی لمبائی سینکڑوں میل پر مشتمل ہے۔ اس خوابیدہ توانائی کو جو ان دریاؤں اور نہروں میں پوشیدہ ہے ان چھوٹی ٹربائنوں کے ذریعے جن کو "مائیکرو ہائیڈرو" کا نام دیا گیا ہے آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور ان سے کئی ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ 2005۔1993 کے عرصہ کے لئے توانائی کی طلب میں اضافہ کا اندازہ 18ء6 سالانہ لگایا گیا ہے۔ عام اور غریب لوگ زیادہ تر لکڑی یا جانوروں کا گوبر کھانا پکانے کے لئے استعمال کرتے ہیں لیکن اس سے جنگلات بہت تیزی سے کم ہو رہے ہیں کیونکہ جس رفتار سے یہ جنگلات کاٹے جا رہے ہیں اسی رفتار سے ان کی جگہ نئے درخت اور پودے نہیں لگائے جاتے۔ تاکہ ان کی کمی کو متواتر پورا کیا جا سکے۔ پاکستان کو شمسی توانائی استعمال کرنے پر پورا غور و فکر کرنا چاہئے جو کہ دیہی علاقوں میں آسانی سے استعمال کی جاسکتی ہے جبکہ روایتی طریقوں سے ان دور دراز علاقوں میں بجلی پہنچانا ایک مشکل امر ہے۔ شمسی توانائی کے سلسلے میں سلیکون سیل کی کارگزاری (Efficiency) پچھلے دس سال میں 18 سے 20 فی صد تک بڑھ چکی ہے۔ پاکستان میں ترقیاتی منصوبہ سازوں کو اس بارے میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے کہ کس طرح دوسرے اور بار بار استعمال کئے جاسکنے والے ذرائع کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ جو کہ عوام کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں اور اس کے علاوہ وہ ختم نہ ہونے والے ہیں۔ شمسی توانائی کو بھاپ بنانے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس طرح سورج کی گرمی سے ہزاروں میگاواٹ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس سے یہ بھی فائدہ ہو گا کہ ہم ماحول میں کسی قسم کا زہریلا مواد پھینکنے اور اسے پھیلانے کا موجب نہیں بنیں گے۔ اسی طرح سے سورج کی گرمی کو استعمال کرنے کی ٹیکنالوجی سے بجلی پیدا کی جا سکتی ہے اور اس کے علاوہ اس گرم پانی کو گھریلو یا صنعتی کام میں بھی لایا جا سکتا ہے۔ اس کی مثال کیلیفورنیا (امریکہ) میں ایک 354 میگاواٹ شمسی گرمی کے کارخانہ کی ہے جو کہ دنیا بھر میں سب سے بڑا اس قسم کا کارخانہ ہے۔ اور تین لاکھ پچاس ہزار کی آبادی کی توانائی کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

امریکہ کی طرح کے مضبوط اقتصادیات رکھنے والے ممالک ہوا کی ٹربائنز سے تقریباً تین ارب کلوواٹ آور بجلی ہر سال حاصل کرتے ہیں۔ جس سے کیلیفورنیا کے دس لاکھ لوگوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ پاکستان کے بہت سارے ساحلی اور شمال مغربی علاقوں میں ہمیشہ چلنے والی ہواؤں کی افراط ہے جن کو بجلی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

فضول سمجھ کر پھینکی جانے والی چیزوں اور شہر کے کوڑے کرکٹ کو جلا کر ان سے بجلی حاصل کرنا بھی ممکن ہے۔ امریکہ میں اس طرح کے 350 کارخانے 7'500 میگاواٹ بجلی پیدا کرتے ہیں جو کہ لاکھوں لوگوں کی توانائی کی ضروریات پورا کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

ہمارے ملک میں گنے سے چینی بنانے والے کارخانوں سے جو راب وغیرہ بچتی ہے اس سے میتھانول اور ایتھانول بنائی جا سکتی ہیں۔ اگر ان کو پٹرول میں ملا کر استعمال کیا جائے تو ہوائی آلودگی کو کم کیا جا سکتا ہے۔

(ڈان 5۔ اگست 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سردخانے میں ڈال دیا گیا۔ اب نیٹو نے اعلان کیا ہے کہ اس کے زیر غور ایک منصوبہ ہے جس میں کسووو کے لئے تقریباً بیس ہزار فوجیوں پر مشتمل تنظیم جلد قائم کردی جائے گی۔ جو کہ کسووو کے متعلق کئے گئے کسی بھی فیصلہ کو لاگو کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔

اس 20 ہزار فوجیوں کی تنظیم قائم کرنے کا تو خدا جانے کیا حشر ہوگا۔ لیکن سربیا کے ہوائی جہازوں پر پابندی کے سلسلے میں نیٹو کے ممالک آپس میں متفق نہیں ہو سکے۔ یونان نے اگرچہ اس معاملے میں اپنی ویٹو پاور استعمال نہ کرنے کا عندیہ دیا ہے لیکن برطانیہ اس بات پر مصر ہے کہ چونکہ اس کا سربیا کے ساتھ فضائی معاہدہ ہے اس لئے وہ اس معاہدہ کی موجودگی میں اس سلسلے میں کسی اور معاہدے کی توثیق نہیں کر سکتا۔ اور اس طرح سربیا کے خلاف اس پہلی اور آخری پابندی پر بھی نیٹو کے ممالک اتفاق نہ کر سکے۔

یورپین یونین کے ملکوں کی ایک میٹنگ چند روز بیشتر آسٹریا میں منعقد کی گئی جس میں اس کے چیئرمین آسٹریا کے وزیر خارجہ نے بتایا کہ مائیلوسیوک کی فوجوں نے کسووو کے 120 گاؤں جلا کر راکھ کر دیئے ہیں اور تین لاکھ لوگوں کو بے گھر کر دیا ہے۔ اور نیٹو ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر سکی کہ سربیا کے ہوائی جہازوں پر پابندی لگائی جائے یا نہ لگائی جائے شائد ایسے ہی موقعہ کے لئے کہا گیا تھا کہ روم جل رہا تھا اور نیرو بانسری بجا رہا تھا۔

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 4

اپنی موت کو یاد رکھیں۔ آئندہ زندگی کے دن تھوڑے سمجھیں اور موت قریب سمجھیں یہی طریق حصول حضور کا ہے۔

(الحکم 24- مئی 1904)

نماز میں لذت و سرور حاصل کرنے کی ایک اور دعا

اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا۔ کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی۔ جو رقت پیدا کر دے گی۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 322)

☆☆☆☆☆☆

نمایاں کامیابی

○ عزیزم مکرم طاہر احمد صالح ولد مکرم چوہدری محمد صالح صاحب ساکن ماجدہ کنجاہ ضلع گجرات نے یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے امتحان بی ٹیک پاس میں 1100 میں سے 959 نمبر حاصل کرکے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیز موصوف کو یہ اعزاز مبارک کرے اور دین و دنیا میں مزید ترقیات کا موجب بنائے۔

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ عزیزم احیاء الدین بعمر 10 سال ابن مکرم قمرالدین ادریس کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے انتڑیوں کے انفیکشن کی وجہ سے 18- اکتوبر سے فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل وارڈ میں زیر علاج ہے ڈاکٹروں نے عزیز کا آپریشن تجویز کیا ہے بچہ کمزور بہت ہے۔

○ عزیز عرفان احمد عابد مجاہد تحریک وقف نو ابن مکرم مبارک احمد عابد صاحب کارکن دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان دست اور قے کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

○ مکرم سید محمد اشرف شاہ صاحب صدر جماعت ٹوبہ ٹیک سنگھ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ م

○ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالقیوم صاحب حال سیالکوٹ کو کچھ عرصہ قبل کار کے حادثے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی تھیں۔ کولہے کی ہڈی میں فریکچر کی وجہ سے ابھی چلنے سے معذور ہیں۔

○ عزیزہ شہناز کوثر صاحبہ بنت مکرم شہباز احمد صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان انتڑیوں میں انفیکشن اور بخار وغیرہ سے چند دنوں سے بیمار ہیں۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب کو مورخہ 98-10-11 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت عظمیٰ درثمین نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم امتیاز احمد طاہر صاحب دارالعلوم غربی (حلقہ ثناء) ربوہ کی پوتی اور مکرم سید عبدالرحمان شاہ صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو باعمر سعادت مند اور خادمہ دین بنائے۔

☆☆☆☆☆☆

خدمت دین کا ایک اہم موقع
احمدی نوجوان آگے بڑھیں

○ معلمین وقف جدید کی کلاس جنوری 1999ء میں شروع ہوگی۔ ایسے نوجوان جو میٹرک پاس ہوں خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اس اہم موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی زندگیاں دین کی خاطر وقف کریں۔

درخواستیں درج ذیل کوائف اور مقامی صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ناظم ارشاد وقف جدید کو 30- نومبر 1998ء تک ارسال فرمادیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر۔ تعلیم۔ مع سند کی فوٹو کاپی۔ دینی مطالعہ۔ تاریخ بیعت۔

(ناظم ارشاد وقف جدید

ماہنامہ خالد ربوہ کے خریداران کے لئے

○ ماہنامہ خالد ربوہ کے خریدار و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہ اکتوبر 98ء کا خالد شائع نہیں ہو رہا۔ بلکہ ماہ اکتوبر 98ء نومبر 98ء کا اکٹھا شمارہ سالانہ نمبر شائع ہوگا۔

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید مسعود احمد صاحب حیدر آبادی مولوی فاضل واقف زندگی ولد مکرم سید منظور احمد صاحب حیدر آبادی (مرحوم) مورخہ 19- 1998ء بعد دوپہر وفات پا گئے۔

ان کی عمر 53 سال تھی۔ نماز جنازہ بعد نماز مغرب بیت المحمود ربوہ میں مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی پھر عام قبرستان میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔

موصوف مکرم محمود احمد سعید صاحب حیدر آبادی مولوی فاضل (واقف زندگی) (مرحوم) کے بھانجے تھے۔

احباب جماعت سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

قرارداد تعزیت

○ مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد ضلع عمرکوٹ سندھ نے حضرت مسیح موعود کے مردوں میں سے آخری رفیق حضرت میاں جان محمد صاحب کی وفات پر تعزیتی قرارداد میں گہرے دکھ و رنج کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کے درجات بلند فرماتے ہوئے انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

زیارت ربوہ واقفین نو امارت حلقہ رائے پور ضلع سیالکوٹ اور چک نمبر 223 ضلع بہاولنگر

○ مورخہ یکم اکتوبر 98ء بروز جمعرات حلقہ امارت رائے پور ضلع سیالکوٹ کے واقفین نو کا ایک وفد مکرم ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ رائے پور اور چک 223 ضلع بہاولنگر مکرم محمد خان صاحب معلم وقف جدید کے ہمراہ ربوہ پہنچے ان دونوں وفود میں 60 واقفین نو اور 21 دیگر بچے اور 50 والدین شامل ہوئے۔ وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا بچوں نے اپنے قیام کے دوران بہشتی مقبرہ ربوہ، بیوت الحمد و دفاتر وغیرہ دیکھے اور بزرگان سلسلہ سے ملاقات کی۔ نیز بچوں اور عورتوں نے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان سے بھی ملاقات کی۔

وفد مورخہ 3- اکتوبر کو ربوہ کی نیک اور حسین یادیں لئے واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو

☆☆☆☆☆☆

ہفتہ تحریک جدید

○ دفتر ہذا کی طرف سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ 2- تا 9- اکتوبر 98ء ہفتہ تحریک جدید منایا جائے۔ جملہ جماعتوں نے اس کی تکمیل کی ہوگی ابھی چند ایک جماعتوں سے ہی کارگذاری کی رپورٹ ملی ہے۔ لجنات نے بھی اس کار خیر میں حصہ لیا ہے جن میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کی رپورٹ کا خلاصہ بغرض دعا درج ذیل ہے۔

ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں دورے کئے گئے بقایا جات کی لسٹ بنائی گئی۔ سو فیصد وصولیوں کو ممکن بنایا گیا۔ معاونین خصوصی کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ استطاعت کے مطابق وعدہ جات وصولیوں کو معیار پر لایا گیا۔ اس ضمن میں مربیان سلسلہ سے لیکچر دلوائے گئے اور انسپکٹران تحریک جدید اور مکرم سیکرٹری صاحبان تحریک جدید حلقہ سے مکمل طور پر تعاون کرتے ہوئے ہفتہ منایا گیا اس مساعی کے نتیجہ میں لجنہ ربوہ نے بفضل خدا وصولی کو -/2943482 روپے تک پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو حسنات دارین سے نوازے۔

(وکیل المال- تحریک جدید)

☆☆☆☆☆☆

موصیان کرام

○ پراویڈنٹ فنڈ کا وہ حصہ جس پر حصہ وصیت ادا نہ کیا گیا ہو اور وہ موصی کی وفات کے بعد اس کے پسماندگان کو ملے وہ موصی کا ترکہ شمار ہوگا اور اس پر حصہ وصیت واجب الادا ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 26- اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ
27- اکتوبر۔ غروب آفتاب 5-26
28- اکتوبر۔ طلوع آفتاب 6-19

عالمی خبریں

مستقبل داؤ پر امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو نے امن کے لئے اپنا مستقبل داؤ پر لگا دیا ہے عوام ان کی حمایت کریں۔ انہوں نے کہا کہ معاہدے پر عمل درآمد شروع ہونے تک بے یقینی کی کیفیت رہے گی۔ میرے مشورے مان کر مجھے عزت دی گئی۔ سمجھوتے کے بعد اسرائیلی عوام کے تحفظ میں اضافہ ہوگا اور فلسطینیوں کو مزید علاقے اور اقتصادی مراعات ملیں گی۔ صدر نے شاہ حسین کو بھی فون پر آگاہ کر دیا۔

یاہو کے خلاف ردعمل فلسطین کے ساتھ امن سمجھوتہ طے کرنے کے جرم میں اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کے خلاف سخت گیر یہودیوں نے سخت ردعمل کا اظہار کیا۔ ان کو غدار قرار دیا ہے اور الزام لگایا گیا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم نے امن معاہدہ کے لئے اربوں ڈالر کی رشوت لی۔ یہودی 1967ء سے ان زمینوں پر آباد ہیں یاہو کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی جا رہی ہے۔

قدامت پسندوں کی جیت ایران میں مجلس ماہرین کے انتخابات میں قدامت پسندوں کی بھاری اکثریت جیت گئی ہے۔ مجلس کی 80 میں سے 70 نشستوں کا اعلان کر دیا گیا ہے جن میں سے 43 پر قدامت پسندوں نے کامیابی حاصل کی جبکہ اعتدال پسندوں کو 8 نشستیں ملیں ان کامیابیوں سے صدر خاتمی کی اصلاحات کو دھچکا پہنچنے کا خطرہ ہے۔ ماہرین کی مجلس ایران کا سب سے طاقتور ادارہ ہے۔ جو ملک کے سب سے بڑے مذہبی راہنما کو برطرف کرنے اور نامزد کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

قبرستانوں پر قبضہ ہندوستان میں ایودھیا کے علاقہ میں بابری مسجد کے انہدام کے بعد مسلمانوں کے قبرستانوں پر بھی قبضہ کیا جا رہا ہے۔ بی جے پی کے زیر کنٹرول علاقے ایودھیا میونسپل کارپوریشن کی طرف سے اس سلسلے میں تجویز کی منظوری پر مسلمانوں میں غصے کی لہر دوڑ گئی۔

ملائشیا میں مظاہرے ملائیشیا میں انور ابراہیم کی گرفتاری کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ مظاہرین کی پولیس سے دارالحکومت کی سڑکوں پر 6 گھنٹے تک جھڑپ ہوئی۔ پولیس والوں سمیت متعدد زخمی ہوگئے۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے ان پر گرم پانی پھینکا گیا جس سے کئی مظاہرین کے چہرے جھلس گئے۔

ملکی خبریں

سعودی ولی عہد کا تاریخی استقبال سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ جب گذشتہ روز اپنے دورہ پاکستان کے سلسلے میں لاہور پہنچے تو ان کا شاندار تاریخی استقبال کیا گیا۔ پورے شہر کو خیرسگالی نعروں، بینروں، رنگ برنگی جھنڈیوں اور دونوں ممالک کے پرچموں سے سجایا گیا۔ اکیس توپوں کی سلامی دی گئی۔ مسلح افواج کے چاق و چوبند دستوں نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ صدر اور وزیر اعظم نے مشترکہ طور پر استقبال کیا۔ رنگا رنگ غبارے اور کبوتر چھوڑے گئے۔ ہوائی اڈے سے گورنر ہاؤس تک کے علاقے پر عوام کی بڑی تعداد موجود تھی جو نعرے لگا کر معزز مہمان کا استقبال کر رہے تھے۔ راستے میں جگہ جگہ علاقائی لباس پہنے مختلف ٹولیاں لوک رقص پیش کر رہی تھیں۔ بعد ازاں صدر مملکت نے معزز مہمان کو نشان پاکستان کا اعزاز دیا۔

ایٹمی جنگ کے بادل وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں ایٹمی جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں قومی سلامتی کے پیش نظر ایٹمی دھماکہ کیا خطے میں اسلحہ کی دوڑ کے خلاف اور امن کے عمل کو تیز کرنے کے لئے تعاون پر تیار ہیں۔

کور کمانڈر کروڑ کمانڈر امیر جماعت اسلامی نے پاک فوج کے خلاف اپنی شدید تنقید کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے جماعت اسلامی کے سالانہ اجتماع کے آخری روز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فوج سوچے کہ عوام کور کمانڈر کو کروڑ کمانڈر کیوں کہتے ہیں فوج کے خلاف ردعمل پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ انہوں نے پاک فوج پر سخت الزام لگایا کہ کمیشن خور جرنیلوں نے کرپٹ حکمران مسلط کئے۔ جرنیل سیاستدانوں سے لوٹ کھسوٹ میں کمیشن اور کک بیکس لیتے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے بھٹو معین قریشی اور نواز شریف کو اقتدار دلایا۔ جرنیل محلوں میں رہتے ہیں۔ لاکھوں جوانوں کو بیٹ مین بنا کر افسران کی بیگمات سے گالیاں دلوائی جاتی ہیں۔ فوج ایسا وزیر اعظم لاتی ہے جو امریکہ کو قابل قبول ہو۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی قسمت کا فیصلہ رمضان المبارک میں کر دیں گے۔